☆۔سنت کی ضد۔☆

(نجات کی پکار نمبر:۳۱)

دین میں نئے اُمور کے دخول کا حکم

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم اللہ،الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

سنت: دین انسان کیلئے عالم دنیا میں خالق کی طرف سے عطا کردہ 'ہدایت' کا نام ہے۔ یہ دین 'فطری ہدایت' (معروف ومنکر) اور 'تعلیماتِ وحی' پر مشتمل ہے۔ ''سنت'' دین کا عملی پہلو ہے۔لغوی اعتبار سے سنت کا معنی ''طریقہ یا راستہ'' ہے جس پر چلا جائے یا عمل کیا جائے۔شرعی اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کے طریقے کو سنت کہتے ہیں اور سنت کا ماخذ ''قرآن، حدیث اور اجماع وتواتر'' ہے۔سنت کی تفہیم کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (رسالت، باب:۴)

سنت کا متضاد: سنت کا متضاد 'بدعت' ہے۔رسول اللہ ﷺ کا رائج کردہ طریق یا دین تو سنت کہلاتا ہے جبکہ آپ ﷺ کے مشروع دین یا طریقے کو تبدیل کرنا بدعت کہلاتا ہے جسکی آپ ﷺ نے شدید مذمت فرمائی ہے۔

دین کو خالق نے ہر انسان کی مرضی پر موقوف نہیں رکھا کہ جو جی چاہے اُس طریق پر عمل کرے، بلکہ اسکے لئے اپنے خاص نمائندے انبیاء ورسل علیم السلام کو مبعوث فرمایا۔ ہمارے لئے سید الاولین والآخرین خاتم النبین جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوہ مبارک کو معیار ٹھرایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:33: آیت:21)

''یقیناً تمھارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔''

اب تا قیامت یہی دین قابل قبول ہے کہ اللہ کی بندگی رسول اللہ ﷺ کے اسوہ مبارک کے مطابق کی جائے۔ دین وشریعت میں اس معیار کی بجائے کسی اور معیار کو اپنانا یا اس معیار کو تبدیل کرنا، اس میں کمی بیشی کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اسی جرم کا نام 'بدعت' ہے۔ بدعت نبی کریم ﷺ کی سنت کی مخالفت اور دوزخ میں لے جانے والا عمل ہے۔یعنی نبی کریم ﷺ کے طریقے کو تبدیل کرنا یا مشروع دین کے برعکس کوئی نیا طریقہ رائج کر کے اسے دین وشریعت قرار دینا بدعت ہے۔ بدعت گناہ کبیرہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ گناہ کو انسان گناہ سمجھتا ہے، جبکہ بدعت کو دین وشریعت کا حصہ۔ بدعت کی زد میں آنے والا شریعت سازی کے جرم کا مرتکب ٹھر جاتا ہے۔

شیطان کی کارستانی: سنت سے دور کرنے اور بدعت پر عمل پیرا کروانے کیلئے ظالم شیطان نے اپنا عمل دخل دو طرح سے کیا ہے:

(۱)۔ بدعت کے لفظ کو بدنما بنا دیا ہے کہ لوگ اس نام سے ہی چڑ جائیں،تقریر اور تحریر میں بدعت کا نام سنتے ہی اکثریت اعراض کر جاتی ہے،اسے سمجھنے بوجھنے سے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔تا کہ نہ بدعت کو سمجھا جائے اور نہ ہی اس سے بچنے کی نوبت پیدا ہو سکے۔

(۲)۔ بدعات کو خوشنما بنا دیا ہے تا کہ اس دلکش جال میں انسانیت پھنس جائے۔لہٰذا اہل بصیرت کو ہر وقت مکار ابلیس کی چالوں سے چوکنا رہنا چاہیے۔

حقیقی سنت پر مبنی اصل دین اب تبدیل ہو کر اجنبی ہو چکا ہے،جسے الا ماشاء اللہ لوگ تسلیم کرنے کیلئے آمادہ نہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی:

''بے شک دین کا آغاز اجنبیت کے عالم میں ہوا اور وہ عنقریب اسی حالت میں (حجاز کی طرف) لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا۔ایسے اجنبیوں کیلئے خوشخبری ہے۔اور یہی (اہل حجاز) وہ لوگ ہیں جو میری سنت کی اصلاح واحیاء کریں گے جسے لوگوں نے میرے بعد خراب کر دیا ہوگا۔'' (جامع ترمذی،مشکوٰۃ،کتاب الایمان)

جو بچنا چاہے: اس تحریر میں بیان کردہ بدعت پر یہ وضاحت صرف اسی کیلئے فائدہ مند ہے جو رب سے ڈرنے والا ہے۔جو واقعتاً شیطان اور اخروی خسارہ سے بچنا چاہے۔جس نے شیطان کے فریب میں آکر بات نہ ماننے کا فیصلہ کر لیا ہو اسکے لئے کوئی دلیل بھی کار آمد نہیں۔جس نے نہیں ماننا وہ ہر دلیل کو منفی پہلو سے ہی دیکھے گا، 'دل بے ایمان تے حجتاں ڈھیر'۔اللہ تعالیٰ بات سمجھنے اور ماننے کی توفیق نصیب فرمائے۔(آمین)

بدعت کا لغوی معنیٰ: لغت کے اعتبار سے: کوئی نئی چیز بنانا یا ایجاد کرنا جسکی پہلے سے مثال موجود نہ ہو۔

شرعی اصطلاح میں: بدعت کے ضمن میں اللہ اور رسول ﷺ کی تعلیمات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ:

''دین میں داخل کردہ ہر وہ نیا نظریہ یا عمل مذموم بدعت میں داخل ہوگا: جسے شریعت یا دین سمجھ کر اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کی خاطر ثواب اور اخروی نجات کی نیت سے اختیار کیا جائے،لیکن وہ دین کی اصل (اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات،سنت رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے اجماع) سے ٹکراتا ہو۔بدعت درحقیقت سنت کی ضد اور مخالفت ہے۔''

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مذہب میں بدعت ایسے قول کو کہتے ہیں جسکا قائل یا فاعل صاحب شریعت کے نقشِ قدم پر نہ چلا ہو اور شریعت کی سابقہ مثالوں اور اسکے اصولوں کی پیروی نہ کی ہو۔''

(مفردات القرآن، ص۔37)

اسکے برعکس بغیر ثواب کی نیت سے نئے اختیار کردہ مباح دنیاوی امور (جو قانون کے دائرہ میں ہوں) جنہیں دین یا شریعت نہ سمجھا جائے وہ بدعت کے زمرے میں نہیں آتے۔ انشاء اللہ دلائل ملاحظہ کرنے کے بعد بات مزید واضح ہو جائے گی۔

بدعت اور نبی کریم ﷺ کی تنبیہات

سب سے پہلے بدعت کے ضمن میں نبی کریم ﷺ کی تنبیہات ملاحظہ کریں، تاکہ جلد حقیقت سے آشنائی ہو جائے:

ہر خطبہ میں تنبیہ: آپ ﷺ اپنے ہر خطبے کے آغاز میں لوگوں کو ان الفاظ میں تنبیہ فرماتے:

((وخير الحديث كتاب الله، وخير الهدى هدى محمد(ﷺ) وشر الامور محدثاتها، وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة))

(ابن ماجہ، مقدمہ باب اجتناب البدع والجدل، رقم:45، مسلم)

''سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب کی ہے، اور سب سے بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو (دین میں) نئے جاری کئے جائیں (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

((وكل ضلالة في النار))۔ ''اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔'' (نسائی)

دین میں نیا کام قابلِ رد: آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام جاری کیا جس کی اصل (دین میں) موجود نہ ہو تو وہ مردود (قابلِ رد) ہے۔'' (مسلم:4492، بخاری:2697)

حوضِ کوثر کے پانی سے محرومی: بروزِ قیامت نبی کریم ﷺ بدعتیوں سے شدید بیزاری کرتے ہوئے

انہیں حوض کوثر کے پانی سے محروم کردیں گے۔ سیدنا سہلؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''میں حوضِ کوثر پر تمھارا پیش رَو ہوں گا، جو وہاں آئے گا پانی پئے گا اور جس نے ایک بار پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے۔ پھر انہیں مجھ تک آنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے صحابی ہیں لیکن مجھے بتایا جائے گا اے محمد (ﷺ) آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیسی کیسی بدعتیں رائج کیں۔ پھر میں بھی کہوں گا (سحقا سحقا لمن غیّر بعدی)۔ دوری ہو دوری ہو ان سے جنہوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل ڈالا۔'' (بخاری رقم:6583: مسلم:2290)

کیا اب بھی دھوکے میں آنے کی گنجائش باقی رہ گئی ہے......؟

نوٹ: یہاں صحابہ سے مراد وہ نئے اسلام میں داخل ہونے والے لوگ ہیں، جن میں ایمان ابھی پوری طرح راسخ نہ ہوا تھا، جن میں سے بعض نے زکوٰۃ کا بھی انکار کیا، جن سے سیدنا صدیق اکبرؓ نے جہاد کیا۔

<u>سب کی لعنت:</u> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جو شخص یہاں (مدینہ میں) کوئی بدعت جاری کرے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔'' (بخاری:7306، مسلم)
متفق علیہ)

اس سے شدید کس طرح اللہ کے رسول ﷺ وعید فرماتے کہ ہم باز آجاتے۔!

<u>بدعتی کی تعظیم:</u> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من وقر صاحب بدعة فقد اعان علىٰ هدم الاسلام))
(البیہقی فی شعب الایمان:9464، مشکوٰۃ کتاب الایمان، اسنادہ حسن)

''جس نے کسی بدعتی کی عزت وتوقیر کی تو اس نے اسلام گرانے میں مدد کی۔''

بلکہ حدیث میں اس شخص پر بھی لعنت کی گئی ہے جو بدعتی کو پناہ دے۔ (بخاری:7306، مسلم، کتاب الاضحیٰ)

<u>سب لوگوں کا گناہ:</u> آپ ﷺ نے فرمایا:
''جس نے کوئی بدعت جاری کی اور اس پر لوگوں نے عمل کیا تو بدعت جاری کرنے والے پر ان تمام

لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جبکہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔''

(مشکوٰۃ کتاب الایمان:168: ترمذی، رقم:2677)

لمحہ فکریہ: ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو نبی تسلیم کرتا ہے، نبی کریم ﷺ کی ان تنبیجات سے آگاہی کے بعد کیا اب کوئی جواز رہ جاتا ہے کہ بدعت کے ضمن میں غفلت کا طرز اختیار کیا جائے....؟ اب بھی کسی کے کان پر جوں نہ رینگے تو مسلمانی اور محبتِ رسول ﷺ کیسی....؟

گناہ اور بدعت میں فرق: بدعت بھی گناہ ہی ہے۔ لیکن اس میں بنیادی فرق یہی ہے کہ گناہ کو گناہ سمجھ کر اختیار کیا جاتا ہے جبکہ بدعت کو نیکی اور کارِ ثواب سمجھ کر اپنایا جاتا ہے۔ اسلئے اس پر کبیرہ گناہ سے زیادہ سخت وعیدیں نازل ہوئی ہیں۔

بدعت کی قباحتیں

بدعت بھی شرک کی طرح بہت قبیح فعل ہے کیونکہ:

(۱)۔ بدعت کبیرہ گناہوں سے زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ گناہ کو گناہ سمجھ کر کیا جاتا ہے، اس سے توبہ کا امکان ہوتا ہے جبکہ بدعت کو ثواب سمجھ کر۔ اسلئے توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بدعتی کو توبہ (کی توفیق) سے محروم کر دیتا ہے۔''

(طبرانی :۲۸۱/۴، سندہ صحیح)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا:

''شیطان کو گناہ کے مقابلے میں بدعت زیادہ محبوب ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کی جاتی ہے جبکہ بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی۔'' (شرح السنۃ الجزالاول)

(۲)۔ نیکی اور بدی کا تعین کرنا اللہ و رسول ﷺ کا کام ہے۔ بدعتی اپنی مرضی سے شریعت سازی کر کے اللہ اور رسول ﷺ کی جگہ پر فائز ہو کر لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۳)۔ بدعتی شریعت سازی کر کے اللہ اور رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کے جرم کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

(۴)۔ بدعتی کو شیطان چونکہ خود ساختہ چیزوں میں جکڑ لیتا ہے،اسلئے انسان کی توجہ سنت سے ہٹ جاتی ہے۔اب وہ سنت کو بدعت سے تبدیل کر کے اللہ کی لعنت کا مستحق ہو کر سنت سے محروم ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسکے مثل سنت اٹھالی جاتی ہے۔''

(مشکوٰۃ کتاب الایمان:188: دارمی،سندہ صحیح)

اسی پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اگر چہ بدعت صبح کی سفیدی کی مانند روشن ہو لیکن درحقیقت اس میں کوئی روشنی اور نور نہیں ہے۔اور نہ ہی کسی بیماری کی دوا اور بیمار کی شفا ہے۔کیونکہ بدعت دو حال سے خالی نہیں یا تو سنت کی رافع ہو گی یا سنت سے ساقط ہو گی۔ساقط ہونے کی صورت میں بالضرور سنت پر زائد ہو گی جو درحقیقت اس کو منسوخ کرنے والی ہے کیونکہ نص پر زیادتی نص کی ناسخ ہے۔''

(مکتوبات امام ربانی، 21،دفتر دوم)

سمجھنے کی اصل بات: بدعت کے ضمن میں سمجھنے کی اصل بات یہی ہے کہ یہ 'سنت' کی ضد ہے۔بدعت نبی کریم ﷺ کی سنت کی مخالفت ونافرمانی کا نام ہے جیسا کہ فرامین رسول ﷺ سے واضح ہو گیا۔جب یہ آپ ﷺ کی مخالفت ونافرمانی ہے تو پھر ہم شیطان کے فریب میں آکر کیوں اس نام سے چڑتے ہوئے اسکے فہم سے دور ہو گئے.....؟ نبی کریم ﷺ سے حقیقی اہل محبت کو تو فوراً اسے سمجھ کر بدعات سے اپنا دامن پاک کرنا چاہیئے،نہ کہ آنکھیں بند کر شیطان کا لقمہ بننا چاہیے۔

نیک کام بدعت کیسے؟

شیطان بدعات میں پھنسانے کیلئے سب سے بڑی یہی بات ذہن میں ڈالتا ہے کہ جب کام نیک ہے تو پھر اسکے جاری کرنے میں کون سی قباحت ہے؟ بظاہر تو یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں بھلی نہیں۔بات کو سمجھ کر شیطان سے بچنے کیلئے درج ذیل تین مثالوں پر غور فرمائیں:

(۱)۔ صحابہ کرامؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص کو چھینک آئی اور اس نے چھینک کے بعد پڑھا:

(الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ)

اس پر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً اسے ٹوکا اور کہا:

﴿ما هٰكذا علمنا رسول الله بل قال : (اذا عطس احدكم فليحمد لله) ولم يقل: وليصل على رسول الله﴾

''رسول اللہ ﷺ نے تو ہمیں اسطرح نہیں سکھایا بلکہ آپ ﷺ نے یوں فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو 'الحمد للہ' کہے اور یہ ہرگز نہیں حکم دیا کہ ساتھ درود بھی پڑھے۔''

(جامع ترمذی کتاب الادب، باب مایقول العاطس اذا عطس نمبر: 2738، سندہ حسن)

آپ ﷺ سے محبت کا یہ حقیقی معیار ہے کہ من مرضی کرنے کے بجائے، آپ ﷺ کے طریقے کو ترجیح دی جائے، جو کام جسطرح آپ ﷺ نے سکھلایا ہے اسے اسی طرح کیا جائے۔ نیکی کے نام پر خود ساختہ طور طریقوں سے سنت مصطفیٰ ﷺ کو تبدیل کر دینا کوئی محبت نہیں۔ اگر کسی نے ہدایت پر آنا ہو تو بدعت کے حوالے بہت ساری گمراہیوں کا حل اس واقعہ میں موجود ہے۔

(۲)۔ ایک دن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو شکایت کی کہ:

''مسجد میں کچھ لوگ نماز کے انتظار میں حلقہ بنائے بیٹھے ہیں، سب کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں اور ہر حلقہ میں ایک آدمی متعین ہے جو ان سے کہتا ہے ۱۰۰ بار اللہ اکبر کہو، تو سب لوگ اللہ اکبر کہتے ہیں، پھر کہتا ہے ۱۰۰ بار الحمد للہ کہو تو سب ۱۰۰ بار الحمد للہ کہتے ہیں، پھر کہتا ۱۰۰ بار سبحان اللہ کہو تو سب سبحان اللہ کہتے ہیں۔ یہ سن کر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے ان لوگوں سے پھر کیا کہا؟، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے سوچا کچھ کہنے سے پہلے اس پر آپ کی رائے معلوم کرلوں، اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان سے کیوں نہ کہہ دیا کہ اپنے گناہ شمار کرو....... یہ سن کر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں مسجد کی طرف روانہ ہوئے، لوگوں سے کہا یہ کیا ہو رہا ہے؟..... پھر فرمایا: تعجب ہے اے امت محمدیہ! کہ ابھی تو تمھارے نبی (ﷺ) کے صحابہ کثیر تعداد میں موجود ہیں، ابھی آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے کپڑے نہیں پھٹے، آپ کے برتن نہیں ٹوٹے، '**يا امة محمد! ما اسرع هلكتكم**' ۔'اے امت محمد تم کتنی جلدی ہلاک ہوگئے'...... قسم

ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم یا تو ایک ایسی شریعت پر عمل کر رہے ہو جو محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے (نعوذ باللہ) بہتر ہے، یا گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو۔'' (سنن دارمی، باب فی کراھیۃ اخذ الرای، نمبر: 201، سندہ حسن)

نماز کے انتظار میں اجتماعی طور پر اس قسم کا عمل آپ ﷺ سے مشروع نہیں، انفرادی نوافل، ذکر اذکار، دعا وغیرہ کا عمل ملتا ہے۔ اسلئے اجتماعی طور پر اس نئی شکل کی عبادت پر گرفت فرمائی گئی۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی سنت کی مضبوطی سے حفاظت کرتے ہوئے اسے بدعات سے پاک نہ رکھتے تو آج شاید کوئی عمل بھی خالص سنت کے مطابق نہ نظر آتا۔ کیا ہم بھی اسوہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنانے کیلئے تیار ہیں.......؟

(۳)۔ تین لوگ جنہوں نے ہمیشہ روزے رکھنے، ساری رات قیام کرنے اور نکاح نہ کرنے بلکہ یہ وقت بھی اللہ کو دینے کے ارادے کئے تھے۔ یہ سب نیک کام تھے لیکن چونکہ یہ اسوہ مصطفیٰ ﷺ سے موافق نہ تھے اس پر آپ ﷺ ان پر غصے ہوئے اور فرمایا:

((فمن رغب عن سنتی فلیس منی))

(بخاری رقم: 5063: مسلم، مشکوٰۃ کتاب الایمان: 145)

''جس نے میری سنت سے اعراض کیا اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔''

امید ہے بات سمجھ آچکی ہوگی۔

دین میں معاون کام

وہ نئے امور جو دین میں بطور معاونت (Support) ضروری ہیں۔ زمانے کی جدت کے تحت دین کے فائدے کی خاطر جنہیں اپنانا ناگزیر ہو۔ جو دین کی تفہیم، ترویج واشاعت کیلئے ضروری ہوں جیسے: دینی مدارس کی تشکیل، مساجد کے مینار، پکی مساجد بنانا، مساجد میں سہولیات، انکی تزین و آرائش، قرآن پر اعراب لگانا،، درسِ نظامی کا کورس متعین کرنا، وعظ وتذکیر کیلئے جلسوں کا انعقاد، دینی مدارس، مدارس میں کورس کی تشکیل، .... وغیرہ۔ دینی علوم کا سیکھنا سکھانا فرض ہے۔ مدارس اور کورس کی تشکیل اس فریضہ کی ادائیگی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ بدعت مذمومہ میں داخل نہیں ہوگا۔ مساجد کے مینار کے حوالے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان منارہ پر دی

جائے۔(الزیلعی جلد۔1،ص۔493)۔قرآن پر اعراب کے حوالے سے اصل موجود ہے یعنی قرآن پڑھنا،اسلئے اعراب لگانا ناگزیر ہے کیونکہ عجمی لوگ بغیر اعراب قرآن پڑھ ہی نہیں سکتے۔بہر کیف ان چیزوں کو اختیار کرتے ہوئے یہ دیکھا جائے گا کہ ان میں سے کسی کام کی دین میں ممانعت نہ ہو۔اسے اختیار کرنا دین کیلئے ناگزیر ہو اور ترک کرنا دین کے نقصان کا باعث ہو۔اسکی اصل دین میں موجود ہو۔دین میں پہلے سے موجود کسی مشروع سنت کو تبدیل کر کے دین کی تبدیلی کی کوئی نئی شکل نہ پیدا کی جارہی ہو،تو پھر کوئی حرج نہیں۔بدعت وہی نیا کام ہوگا جو نبی کریم ﷺ کے پہلے سے موجود طریقے کو تبدیل کرے،یا نیا کام جسکی اصل دین میں موجود نہ ہو،جسکی ممانعت ہو،جس کی ضرورت نہ ہو،جو دین میں فائدے کی بجائے الٹا نقصان کا باعث ہو۔یا ضرورت کے تحت کسی نئے عمل کو فرض وواجب کا درجہ دے دیا جائے.....لہٰذا اس حوالے سے جواز بنا بنا کر نئے نئے کام دین میں داخل کرتے ہوئے بہت محتاط رہنا چاہئے۔کیونکہ اس ضمن میں سخت تنبیہات ہیں، اسلئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

باقی رہا معاملہ مباح دنیاوی امور یعنی: نئے ملبوسات پہننا،ہوائی جہاز،ٹرین کا سفر، چودہ اگست وغیرہ...... تو ان کا تعلق دنیاوی امور کے ساتھ ہے۔انہیں کوئی دین،سنت یا کارِثواب سمجھ کر اختیار نہیں کرتا۔یعنی یہ شریعت سازی کا موجب نہیں بنتے،اسلئے یہ بدعت کے زمرے میں نہیں آتے۔

تو جہاں تک لوگوں کی بات ہے،جس نے بچنا ہے وہ تو اپنی آخرت کے انجام کے خوف میں ہر چیز سے درست نتیجہ نکالے گا اور جس نے نہیں ماننا وہ ہر درست بات کو بھی غلط رنگ دے دے گا۔دنیا میں ہر کوئی آزاد ہے جو جی چاہے کرے،بروز قیامت نتیجہ سامنے آجائے گا۔

اختصار کی خاطر بدعت کے ضمن میں صرف مذکورہ اُصولی رہنمائی پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔اس حوالے سے اگر آپ میں فکر پیدا ہوگئی ہے تو اس ضمن میں تفصیلی (بدعت پر اشکالات،دین میں تبدیلیوں کی مختلف شکلوں.....وغیرہ پر) آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (**رسالت کا حقیقی تصور:باب:٦**)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں ''سنت'' کو اپنانے اور ''بدعات'' سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

سچی سچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل (حصہ اول، دوم)
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتل ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت واصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ وتقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	صحبت وماحول کا جادو
27	غایتِ صلوٰۃ (نماز کا مقصد)	28	تقویٰ کے مقابلے میں مال واسباب کا دھوکہ
29	کامیاب خوددار دنیاوی زندگی کا راستہ	30	شکرانِ نعمت
31	دین میں نئے امور داخل کرنے کا حکم	32	

﴿آئیں دنیا وآخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔